182895 ـ شادی کے بعد مؤجل مہر کو اور زیادہ کرنے کا حکم

سوال

میرے خاوند کا پہلی بیوی جسے وہ طلاق دے چکا ہے سے ایك بیٹا اور بیٹی ہے، اور میری دو بیٹیاں ہیں، میں چاہتی ہوں کہ وہ میرے مہر مؤجل (بعد میں ادا کیا جانے والا مہر) میں اضافہ کرتے ہوئے (19) مثقال سونا کی بجائے (100) مثقال سونا کرے، لیکن ہمارے ہاں عراق میں یہ فتوی دیا جاتا ہے کہ (19) مثقال سے زائد مہر مؤجل رکھنا جائز نہیں، وگرنہ اس سے زائد سونے پر ہر سال زكاۃ ادا کرنا فرض ہو گی، چاہے میں نے ابھی وہ لیا بھی نہ ہو.
ہمارے ہاں عراق میں باقی ماننده مہر (مہر مؤجل) خاوند کی وفات کے بعد ہی حاصل کیا جاتا ہے، کیا میرے لیے زیادہ کرنے کا حق ہے تا کہ اپنا حق محفوظ کر سکوں؛ کیونکہ ہم ایك گھر کے علاوہ کسی اور چیز کے مالك نہیں، مجھے خدشہ ہے کہ اللہ نہ کرے اگر میرے خاوند کو کچھ ہو گیا تو وہ مجھے گھر فروخت کر کے اس کی اولاد کا حصہ دینے پر مجبور کریں گے، اس طرح میرے اور بیٹیوں کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شریعت اسلامیہ میں مہر کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی کہ اس سے زائد اور کم نہ جائے، چاہے مہر معجل یا غیر معجل ہو، لیکن شریعت میں مہر کم رکھنے اور مہر میں آسانی پیدا کرنے کی رغبت دلائی ہے.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" مہر زیادہ ہونے کی حد میں فقہاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (39 / 160).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" نکاح میں مہر ذکر کرنا نکاح کے ارکان میں سے کوئی رکن نہیں ہے، اس لیے اگر کسی عورت کے ساتھ مہر ذکر کیے بغیر نکاح کر لیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا، اور اس عورت کے لیے مہر مثل دینا واجب ہوگا، کم از کم مہر کی کوئی حد نہیں ہے، بلکہ ہر وہ چیز جو قیمت ہو علماء کے صحیح قول کے مطابق وہ مہر بن سکتی ہے "

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (19 / 53).

اس كے علاوہ مزید آپ زاد المعاد (5 / 178) اور سوال نمبر (10525) كے جواب كا مطالعہ بھی كریں.

دوم:

سوال نمبر (20154) كے جواب میں بیان ہو چكا ہے كہ اصل یہی ہے كہ عورت نے جتنے مہر كا نام لیا ہے مرد كو اس كا التزام كرنا ہوگا، اور اگر وہ اس كے خلاف یا اس سے كم یا زیادہ پر دونوں راضی ہوتے ہیں تو یہ جائز ہے؛ كیونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور تم پر اس میں كوئی گناہ نہیں جس پر تم مقرر كر لینے كے بعد آپس میں راضی ہو جاؤ النساء (24).

سوم:

سوال نمبر (84005) كے جواب میں بیان ہوا ہے كہ وہ مہر مؤجل جو عورت خاوند كی موت یا طلاق كی بنا پر علیحدگی كے بعد حاصل كرتی ہے پر زكاۃ نہیں؛ كیونكہ وہ حالت زوجیت میں مہر مؤجل كا مطالبہ نہیں كر سكتی، لیكن اگر وہ احتیاط كرتے ہوئے مہر لینے كے بعد ایك سال كی زكاۃ ادا كر دے تو یہ بہتر ہو گا.

اوپر كی سطور میں بیان كردہ كی بنا پر اگر خاوند ایسا كرنے پر راضی ہوتا ہے تو انیس مثقال سے ایك سو مثقال مہر كرنے میں كوئی حرج نہیں، اور یہ مہر مؤجل اپنے قبضہ میں كرنے تك آپ پر زكاۃ نہیں ہوگی، جب آپ اپنے قبضہ میں كریں تو ایك سال كی زكاۃ ادا كر دیں.

ہم آپ كو یہی نصیحت كرتے ہیں كہ جب آپ كا مہر آپ كے علاقے كی لڑكیوں جیسا ہو تو آپ كے لیے اس مہر سے زیادہ طلب كرنے كا حق نہیں، لیكن اگر خاوند اپنی رضامندی و خوشی سے وہ ایسا كرنے پر تیار ہو، اور آپ اللہ پر توكل كرتے ہوئے معاملہ اللہ كے سپرد كر دیں، كیونكہ كسی كو بھی معلوم نہیں كہ لوگوں كے حالات اور روزی كیسی ہوگی.

واللہ اعلم .